محمد احمد صدیقی
سکالر ایم ایس اردو
جویریہ ظفر
متعلمہ پی ایچ ڈی اردو، ویمن یونی ورسٹی ملتان

نو آبادیاتی وکٹوریائی تصور اخلاق

Abstract:

The Victorian era is associated with Queen Victoria who was a prolonged monarchy from 1837 to 1901.The Victorian Age reveals a very interesting and complex combination of two opposing elements - classicism and romanticism. The Vibrant temperament of the era is reflected throughout the entire period and manifests itself freely in Victorian literature as the development of science, geographical expansion, rapid economic change, the vitality of so many revolutions, unevenness, seriousness of tone, concreteness, and particularity, Faith in the reality, doubt, reasoning, skepticism, questioning.

Key Word: Queen Victoria, romanticism

تصور اخلاق وہ معاشرتی پیمانہ ہے جس سے معاشرے کے حُسن و قبح کو ماپ سکتے ہیں۔وکٹوریائی تصور اخلاق معاشرے کی بدلتی ہوئی اقدار کی از سر نو تشکیل کا تصور ہے۔وکٹوریائی دور 1837 سے لیکر 1901 تک کا دور ہے۔اس برطانوی دور میں ملکہ وکٹوریہ نے کرداری اور اخلاقی اقدار و معیار کو بحال کیا جو وکٹوریائی دور کی پہچان بنیں۔

وکٹوریائی تصور اخلاق کے درج ذیل نکات ہیں۔

1۔تہذیبی و اخلاقی تصورات

2۔سیاسی سماجی تصورات

3۔اخلاقی اقدار

1۔ تہذیبی واخلاقی تصورات

مغربی تہذیب مادیت کی تہذیب ہے،اس تہذیب میں مقصدیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مغربی تہذیب واخلاقی تصورات کے منظر نامے پر روشنی ڈالیں تو اول درجے پر صنعتی ترقی،مادی ترقی،میکانکی ترقی اور سائنسی ترقی نظر آتی ہے۔مادی ترقی سے مراد سائنسی ایجادات، تکنیکی تحقیق اوران کااطلاق ہے۔اٹھارہویں صدی کے اوائل تک چھوٹی چھوٹی صنعتیں تھیں،لیکن تحقیق کے ذریعے نئی ایجادات نے اجتماعی و منظم کارخانوں کو فروغ دیا،جس میں مشینوں کے ذریعے بڑے پیمانے کی پیداوار ممکن ہو سکی. برطانوی جغرافیائی محل وقوع صنعتی انقلاب کے لئے ایک مضبوط بنیاد بنا۔چاروں سمت سمندر سے گھرے ہونے کے سبب اس کے چاروں طرف کئی بندرگاہوں کا فروغ ہوا۔ برطانیہ کے مختلف شعبوں میں سائنسی پیش رفت اور مشینی ایجادات نے صنعتی ترقی کو عالمگیر شکل دی۔

جوہنکے نامی مشہور انگریز نے کپڑا بننے کی مشین ایجاد کی۔Johankay اس ایجاد نے کاتے گئے سوت کی مانگ میں بے تحاشا اضافہ کیا۔کپڑے کے لیے جدید مشینیں بنائی گئیں جو آٹھ گنا زیادہ سوت کات سکتی تھیں۔اس کے بعد ترقی کے نتیجے میں سوتی کپڑا رنگائی کی ضرورت کی طرف دھیان گیا جس سے مختلف کیمیائی صنعتوں نے فروغ پایا۔اہم کیمیائی فارمولا کلورین کی کھوج ہوئی جس کی وساطت سے کم وقت میں سوت کی رنگائی کا کام ممکن ہو پایا۔ جیمس واٹ نے بھاپ کا انجن ایجاد کیا جو کہ اہم پیش رفت ثابت ہوئی اس کے ذریعے صنعتوں کو کم خرچے پر ہی محفوظ ایندھن کی سپلائی ممکن ہو سکی۔میکانکی ترقی میں برطانیہ کی مثال نہیں،مضبوط بحری جہاز کی وساطت سے فوج نے بھی فائدہ حاصل کیااوراس سے تجارت کے موثر طریقے بھی رائج ہوئے۔صنعتی انقلاب میں ریلوے انجن بھی شامل ہے۔1856میں ریلوے کی لمبائی دوسواٹھاسی میل تھی جو1869میں چارہزار میل اور 1890 میں اٹھائیس ہزار میل ہو گ ئی ی تھی،تار کی لائنوں میں اسی سرعت سے اضافے ہوئے،ان کی لمبائی 1891میں 37ہزار میل اور بعد میں 74ہزار میک ہو گئی تھی۔

سائنسی ترقی،ایجادات میں دخانی جہاز،جیٹ انجن،پہلی صنعتی سپننگ مشین،پہلا کمپیوٹر ،انٹرنیٹ،سیٹ بیلٹ، برقی موٹر،دخانی انجن شامل ہیں. میڈیکل سائنس میں چیچک کی ویکسین سرفہرست ہے اس کے بعد انتقال خون کا پہلا تجربہ ،اس کے علاوہ تعلیمی وعلمی ترقی میں یورپی جامعات سرفہرست رہی ہیں۔کیمرج یونی ورسٹی،امپیریل کالج،آکسفورڈیونی ورسٹی،یونی ورسٹی کالج لندن، سکول آف اکنامکس نمایاں ہیں۔معاشی ترقی

میں صنعتوں کے علاوہ بنک، تحقیق کا نیا طریق، زراعت کا محکمہ، نہری نظام، زرعی نظام، مویشیوں کی افرائش نسل کے فارم سر فہرست ہیں۔ جنوبی افریقہ میں جو کہ ابتدائی دور میں ڈچ کالونی تھا، مختلف یورپی اقوام کے باشندے آکر آباد ہوئے اور زمینوں پر قبضہ کر کے مقامی قبائل کو بے دخل کر دیا۔1905 میں آکسفورڈ یونی ورسٹی میں برطانیہ کی نوآبادیاتی پالیسی کا تجزیہ کرنے کے لیے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا گیا۔اس ادارے کے مورخوں نے ان نوآبادکاروں میں جہاں انگریز جا کر آباد ہوئے تھے۔امن وامان کے انتظام کے لیے یہ تجاویز پیش کیں کہ نسل کی بنیاد پر سفید فام لوگوں کو مقامی باشندوں سے علیحدہ رکھا جائے اور وہ ملازم جوان نوآبادیوں میں کام کرتے ہیں ان کے ساتھ نسلی تعصب کا برتاو نہ کیا جائے۔

وکٹوریائی دور میں تہذیبی و اخلاقی تصورات کی بنیاد طبقاتی تقسیم کے حوالے سے دو اہم پہلوؤں سے دیکھی جا سکتی ہے۔ایک طبقہ اخلاقی اقدار کی بنیاد انسانیت کو جبکہ دوسرا طبقہ آفاقی سچائیوں کو بنیاد مان کر معاشرے کے اخلاقی حدود و قیود کا مقام متعین کرتا ہے۔ وکٹوریائی سوسائٹی کو اخلاقی و تہذیبی اقدار کے مطابق درجہ بندی کے ذریعے منظم کیا گیا۔ نسل، مذہب، علاقہ اور پیشہ شناخت اور حیثیت کے پہلو متعین کیے گئے۔وکٹوریائی دور میں سماجی طبقات میں اعلی کلاس، مڈل کلاس، اور نچلا طبقہ شامل تھے۔شاہی لوگ اعلی طبقہ میں تصور ہوتے تھے۔درمیانی طبقہ میں اہم افسران اور سردار وغیرہ اور لوئر نچلے طبقے میں امیر آدمی کاروباری مالکان وغیرہ، مڈل کلاس لوگ جن کے پاس ملازمتیں تھیں، شامل تھے۔رسالے میں ہے کہ : Black Cat Readers

> "The society of the Victorian age was divided into two main classes: the high class (the rick) and the low class (the poor).in general terms. The rich lived in spacious homes, surrounded by lush, well-kept gardens and had plenty of servants. (1)

وکٹوریائی دور کے تہذیبی و اخلاقی تصورات میں اہم عنصر اخلاقی حساسیت ہے۔اخلاقی حساسیت سے مراد، کسی اخلاقی مسئلے کو جذبے اور شعور کی سطح پر اخلاقی مسئلہ سمجھنا اور اس کے سلسلے میں حساس ہونا۔اخلاقی حساسیت کی تین قسمیں ہیں پہلی یہ کہ تخریبی فعل، قول اور فکر سے گریز کرنا۔دوسری قسم مثبت اعمال میں شمولیت ہے۔تیسری قسم دوسروں کی مدد کرنا ہے۔ملکہ وکٹوریہ نے وکٹوریائی تہذیبی و اخلاقی اقدار میں اخلاقی حساسیت کے معاملات کو پیش کیا ۔وکٹوریائی تہذیبی و اخلاقی تصورات میں اہم سرچشمہ یہ ہے کہ اخلاقی اقدار میں مذہب، معاشرتی اقدار اور فنون کے حوالے سے رومانویت اور تصوف کو پیش کیا گیا۔

وکٹوریائی تہذیبی واخلاقی تصورات میں اہم نقطہ صنعتی اصلاحات نمایاں ہے، کارکنوں کو مشینوں سے زیادہ وقعت دی جائے گی،لوگ مشینوں سے بڑے ہیں وہ خود مشینیں بناتے ہیں. وکٹوریائی تہذیبی و اخلاقی تصورات میں اخلاقی نقطہ نظر کی کشیدگی کو ختم کرنااہم جزوِمانا گیاجس میں اس بات کی آگاہی کو منظر عام پر لایا گیا کہ قوم کا زوال اصل میں اخلاقی زوال سے شروع ہوتا ہے اگر معاشرے میں نازیباالفاظ استعمال ہو رہے ہوں تو وہ معاشرتی اخلاقی پستی کی طرف زوال پذیر ہو جاتاہے. ملکہ وکٹوریہ کی اس مہم کا مقصد اخلاق وکردار کی بلندی کو پیش کرنا تھا جس سے معاشرہ پرامن ہو سکے۔ جنسی موضوعات کے مظاہر مبنی مواد کو فحش نگاری یا فحاشی کہتے ہیں، فحش نگاری میں متنوع وسائل استعمال ہوتے ہیں۔ جن میں، رسالے، خاکے، صوتی سجل شامل ہیں۔ طباعت کی ایجاد کے بعد فحش نگاری کتابوں کے ذریعے سے پھیلنا شروع ہوئی۔ فحاشی ایک عظیم جرم ہے جس کی حرمت وندامت ہر سابقہ وامن قدیمہ کے قبائل نے کی۔ وکٹوریائی تہذیبی واخلاقی تصورات کا اہم پہلو اخلاقی اقدار کی بہتری کے لیے ادبی کتابوں میں فحاشی کو خارج کرنا ہے۔ وکیپیڈیا کے مطابق

> "Current plays and All Literature including Old classic Like Shakespeare were cleansed of content considered to be inappropriate for children,Bowdlerized"(2)

جسم فروشی یا عصمت، قحبہ گری فحاشی کے اس کاروبار کو کہتے ہیں جس میں رقم کے عوض جسم پیش جاتا ہے۔ وکٹوریائی تہذیبی واخلاقی تصورات میں اہم نقطہ یہ ہے کہ ملکہ وکٹوریہ نے جسم فروشی کو غیر انسانی قرار دیا،ان کے مطابق اس عمل کے دوران طوائف اور اس کو استعمال کرنے والے مرد انسانی مقام و مرتبہ سے گر جاتے ہیں۔ جسم فروشی ایک پر تشدد اور منظم استحصالی نظام ہے،اس نظام سے پیدا ہونے والی خرابیوں کے فروغ سے دیگر جرائم جنم لیتے ہیں۔ ایک متوازن اور صحتِ مند معاشرے کی تشکیل تب ممکن ہے جب اس میں عوامی برائیوں کا خاتمہ کیا گیا ہو، جس معاشرے میں عوامی برائیاں لالچ، حسد نہیں ہوتے وہ معاشرے سراپا جمال ہوتے ہیں اور درجہ کمال تک پہنچ جاتے ہیں، معاشرے کی خوبیاں وہ جوہر ہیں جو معاشرے میں بسنے والوں کو ہر کام کا اہل بنا دیتے ہیں اور ہر انسان کی طبعیت میں گہرائی، سوجھ بوجھ اور مہارت پیدا کرتی ہیں۔ جب افراد نخوت اور حرص وہوس سے پاک اور جذبات خیر واحسان سے مملو ہوں تو ان افراد کی شخصیت انسانیت پر فائز ہوتی ہے جس سے اجتماع یعنی کہ معاشرے میں خیرات وحسنات کی بہار آتی ہے۔ وکٹوریائی تہذیبی واخلاقی تصورات میں ناانصافی لالچ جیسے عوامی برائیوں کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ ملکہ وکٹوریہ نے ایسی اخلاقی اقدار کو پروان چڑھایا جس میں تعلیم، دولت اور شہروں کی اصلاحات کرکے سماج کی اصل شکل ظاہر کی۔

2۔ سیاسی و سماجی تصورات

وکٹوریائی سیاسی و سماجی تصورات کی امتیازی خصوصیت سول قانون کا ارتقاء ہے جو فرد کے احترام اور انسانی عظمت کے احساس کا نتیجہ ثابت ہوا۔ شخصی آزادی وکٹوریائی دور کی اہم مزین کامیابیوں میں شمار ہوتی ہے وکٹوریائی اخلاقیات نے شخصی اور سیاسی آزادی کے ساتھ ساتھ اقتصادی آزادی کو اپنے تصورات کا اہم جزو بنایا۔ مادی تمول اور وسائل کی افراط اسی اقتصادی آزادی کی بدولت وکٹوریائی معاشرے کو حاصل ہوئی۔ وکٹوریائی دور کی ترقی اور سیاسی اور سماجی تصورات کی اعلیٰ خصوصیات کے روشن پہلوؤں کے ساتھ ساتھ تصویر کا دوسرا رخ سامراجیت پسندی، جاگیرداری نظام اور اقتصادی نشیب و فراز کی بازگشت ہے۔ وکٹوریائی تصور اخلاق انسان دوستی، آزادی، برداشت و رواداری، آزادی اظہار کا علمبردار ہے۔

برطانوی حکمت عملی کا یہ مظہر تمدن، علوم جدیدہ اور انسانی اقدار کی ترویج کا نام ہے۔ وکٹوریائی سماجی تصورات میں تعلیمی نصابوں سے لیکر عملی زندگی کے تمام شعبوں کو منظم کرتا ہے، معاشرتی تعزز کے لیے وکٹوریائی طرز زیست اور مخصوص آداب شرط بن کر منظر عام پر آئے. وکٹوریائی سماجی تصورات کے ذریعے فکری سطح پر تبدیلی رونما ہوئی اور وقت کی گردش کے ساتھ ساتھ تعلیم یافتہ طبقوں میں مغربی علوم کے زیر اثر شعور کی بیداری اور سیاسی و سماجی بیداری ایک لازمی جزو بن گئی۔ جس کی بدولت اساسی آزادی، جمہوریت اور انہی تصورات نے آخر کار تعلیم یافتہ اذہان کو منور کر کے ایک واضح منزل کا تعین کیا. وکٹوریائی سیاسی و سماجی تصورات نے سیاسی اتھل پتھل کو رفتہ رفتہ سیاسی بیداری کی صورت دی۔ نظام حکومت میں انقلابی تبدیلیاں آئیں اور برطانوی سامراج نے حکومت سنبھالنے کے ساتھ اپنے نظام تعلیم اور سیاسی و سماجی تصورات متعارف کرائے اور انہیں لاگو کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جس سے لوگوں کے طرزِ زندگی میں بڑے پیمانے پر تبدیلی واقع ہوئی اور مغربی طرزِ معاشرت کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ وکٹوریائی سماج میں آنے والی تبدیلیاں ہمہ جہت تھیں اور سیاسی و سماجی، معاشی اور معاشرتی سطح پر تبدیلی کے علاوہ اذہان اور افکار بھی نئی روشنی سے منور ہو سکے۔ وکٹوریائی سیاسی و سماجی تصورات کا اہم جزو معاشرتی اونچ نیچ کی بازگشت کا اعلان ہے۔

ملکہ وکٹوریہ نے ناجائز عدالتی قوانین اور عدالت پر طنز کے ساتھ ساتھ عدالتوں کی فیصلوں میں تاخیر اور غیر منصفانہ فیصلوں پر قوانین متعارف کرائے جس سے قیدیوں کی تلخ اور دکھ بھری زندگی میں امید کی کرن اور زندگی سکون سے گزارنے کی رمق پیدا ہوئی۔ ہنگامی حالات سے مراد قدرتی آفت ہے جو کسی بھی قدرتی خطرے

سیلاب ،آتش فشاں ،زلزے سے رونما ہو سکتی ہے۔ملکہ وکٹوریہ کے سیاسی و سماجی تصورات کا اہم حصہ ہنگامی حالات کی روک تھام ہے۔ملکہ وکٹوریہ نے ہنگامی حالات سے متاثرہ افراد کی مدد کے لیے مہم چلائی۔ملکہ وکٹوریہ نے رضاکاروں اور سماجی حلقوں کے ذریعے غریب لوگوں کی مالی معاونت کے لیے منظم نظام کا قیام کیا جس سے غریب بیوہ، بے سہارا خواتین معاشرے میں اہم کردار ادا کر سکیں. پیٹر شیلی معاشرتی تاریخ کے رسالے میں لکھتا ہے کہ

> "The utility of charity as a means of Boosting One's social leadership was socially Determined and would take a person Only so far. (3)

وکٹوریائی تصور اخلاق کے سماجی تصورات میں اہم نکتہ محنت کشوں کے حقوق و فرائض کا تعین ہے۔محنت کش لوگ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔بعض لوگ محنت کشوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ملکہ وکٹوریہ نے محنت کشوں کے حقوق کا تعین کیا، جس کا پہلا جزو انکی "عزت کا تحفظ" ہے۔محنت کش لوگ معاشرے کی طرف سے عزت کے طلب گار ہوتے ہیں۔ معاشرے کو ان کے ہنر اور پیشوں کی وجہ سے ان کی عزت اور احترام کرنا چاہیے اور ان کی غربت اور کام کی وجہ سے ان کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔محنت کشوں کے حقوق کا دوسرا جزو "اجرت کی صحیح طریقے سے ادائیگی" ہے۔محنت کشوں کی اجرت کو بروقت ادا ہونا چاہیے ۔محنت کشوں کے حقوق کا تیسرا جزو "جان کا تحفظ" ہے چوتھا جزو "انصاف کی فراہمی" ہے۔محنت کشوں کو بھی معاشرے کے دیگر طبقات کی طرح انصاف ملنا چاہیے ۔معاشرتی ساخت میں خرابیوں کی اہم وجہ معاشرتی مسائل ہیں۔معاشرتی مسئلے انحراف پر مبنی رویوں کا نام ہے جو لوگ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کسی خاص سمت میں معاشرے کے بتائے ہوئے حدود سے باہر ہو کر اپناتے ہیں۔معاشرتی مسائل سے مراد ایک ایسی حالت ہے جس میں رائج کردہ قوانین سے انحراف کیا جاتا ہے۔معاشرتی مسائل کی وجہ سے معاشرے جارحیت اور عداوت سے فروغ پاتے ہیں. وکٹوریائی دور کے سیاسی و سماجی تصورات میں اہم عنصر معاشرتی مسائل و انتشار کو ختم کرنا ہے۔ملکہ وکٹوریہ نے مختلف پہلوؤں سے معاشرتی ساخت میں خرابیوں کی وجہ کو جانچا اور ان کا قلع قمع اپنے وضع کردہ تصورات سے کیا۔بچے کسی معاشرے کے مستقبل کا سرمایہ ہوتے ہیں ،حالات کے جبر کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ بچے مشقت کرنے لگ جاتے ہیں تو اس معاشرے کے لئے ایک المیہ نمودار ہو جاتا ہے، یہ بعد ازاں فروغ پاکر ناسور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔جب معاشرتی بچوں کو ناگزیر تسلیم کر لیتا ہے تو یہ اس معاشرے کے زوال کی پہلی سیڑھی ہوتا ہے۔اٹھارہویں صدی میں انگلستان کے صنعتی انقلاب کے

ساتھ بچوں کی جسمانی محنت و مشقت میں اضافہ ہو گیا جس سے بچے جسمانی اور عصبی لحاظ سے کمزور ہو گئے بچوں کی شرح اموات میں اضافہ ہو گیا۔ حالات کی سنگینی اس بات سے دیکھی جا سکتی ہے کہ کانوں اور غاروں میں کان کنی کے لیے معصوم بچے بھرتی کئے گئے جو کانوں میں رینگ رینگ کر کان کنی کرتے۔ اٹھارویں صدی میں ایک لاکھ سے زائد بچے گھروں میں ملازم تھے۔ یہ گھریلو ملازم ایک ہفتے میں اسی گھنٹے تک کام کرتے تھے۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ یورپ کے صنعتی انقلاب میں معصوم بچوں کی محنت، مشقت کا بہت زیادہ کردار تھا۔ بیسویں صدی کی شروعات میں شیشے کی صنعت میں بچے بھرتی کئے گئے، شیشے کی صنعت بچوں کی صحت اور عمر کے لئے زہر قاتل ثابت ہوئی۔ وکٹوریائی سماجی تصورات میں اہم رکن چھوٹی عمر کے کارکنوں کی حالت بہتر کرنے کے لیے اہم اقدامات اٹھائے گئے۔ جارجینا بیٹ اسکومب شیفٹری مشرق کی ساتویں سوانح عمری میں لکھتا ہے کہ:

> "In 1833 he introduced the ten hours Act 1833 which provided that children working in the cotton and Woolen Mills must be aged nine or above no person Under the Age of eighteen was to Work more than ten hours a day. Act of 1844 said. children 9-13 years could Work for at most 9 hours a day with a lunch break". (4)

تعلیم بالغاں ایک ایسا تدریسی طریقہ کار ہے جس کے تحت بالغ افراد کو بنیادی تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیم بالغاں میں بنیادی حرف شناسی، لفظوں کی تشکیل، اصول نحو و قواعد، جملوں کے بنانے کی باریکیاں شامل ہوتیں ہیں ۔ تعلیم بالغاں کا بنیادی مقصد ان لوگوں کے لئے دوسرا موقع فراہم کرنا ہے جو معاشرے میں غربت یا ناانصافی یا تعلیم تک رسائی کے حصول کے لئے دیگر وجوہات کی بنا پر تعلیم سے محروم ہو گئے ہوں۔ وکٹوریائی سیاسی و سماجی تصورات کا اہم جزو تعلیم بالغاں بھی ہے۔ انسانی سمگلنگ سے مراد، لوگوں کی نقل و حمل، منتقلی، پناہ نگاہ یا وصولی کے ذریعے زبردستی، منافع کے لئے انسانوں کا استحصال کرنا ہے۔ دنیا بھر میں ہر عمر اور تمام مرد، عورتیں اور بچے اس جرم کا شکار ہوتے ہیں اسمگلرز انسانوں کو پھنسانے اور زبردستی کرنے کے لئے اکثر تشدد یا دھوکہ دہی سے بھرے روزگار اور تعلیم اور ملازمت کے جھوٹے وعدوں کا استعمال کرتے ہیں۔

اسمگلرز انسانوں کو کنٹرول کرنے کے لئے جسمانی اور جنسی زیادتی، بلیک میل، ہیرا پھیری کا استعمال کرتے ہیں۔ وکٹوریائی سیاسی و سماجی تصورات میں اہم عنصر انسانی سمگلنگ کی روک تھام ہے ملکہ وکٹوریہ نے وقار کے نئے زاویے تشکیل دیے۔ جس میں انسانی سمگلنگ کو بین کیا گیا۔ رائل نیوی نے کشتیوں کی چھان بین شروع کی۔ انسانی سمگلنگ کے ذریعے غلامی میں جانے والے لوگوں کو آزاد کرایا۔ ویکیپیڈیا کے مطابق:

"The Royal Navy patrolled the Atlantic Ocean stopping any ships that it suspected of trading African slaves to the American and freeing any slaves found."(5)

جب انسان کو ذہنی اور نفسیاتی اور جسمانی طور پر ملکیت میں لے لیا جائے تو اسے غلامی کہتے ہیں۔ غلامی میں لانے کا موثر طریقہ معاشی حکمرانی ہے جس سے انسانوں کو ذہنی اور نفسیاتی، جسمانی طور پر غلامی کے اندھیرے میں دھکیلا جاتا ہے۔ غلامی کی مختلف شکلیں نمایاں ہیں۔ جن میں فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور اور زرعی فارموں اور ماہی گیروں کے شعبے میں کام کرنے والے مردوں کے علاوہ خواتین بھی شامل ہیں جن سے جبراً جسم فروشی کروائی جاتی تھی، جب وہ ان کاموں سے ناکارہ ہو جاتیں تو ان کے جسمانی اعضاء بیچ دے جاتے اور بچوں سے سڑک پر بھیک منگوائی جاتی۔

3۔ اخلاقی اقدار:

اخلاقی اقدار ایک ایسا نظام ہے جو خوشگوار زندگی کی تشکیل کرتا ہے۔ اخلاقی اقدار معاشرے کے ذریعے فرد میں منتقل ہوتا ہے، اخلاقی اقدار درست اور غلط کی تمیز کرنا بتاتا ہے۔ اخلاقی اقدار میں دیانتداری ،احترام، احسان، رواداری، سخاوت اور عاجزی وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ وکٹوریائی تصور اخلاق مساوات و برابری کا درس دیتا ہے۔ ملکہ وکٹوریہ نے مادی اشیاء سے نفرت اور انسانیت سے پیار، اعتدال کا درس دیا ہے۔ ملکہ وکٹوریہ نے اخلاقی اقدار کو تجربہ کار مہم بنا کر معاشرے میں مستقل نقش ثبت کئے ہیں۔ معاشرے میں بدحالی اور غیر متعصبانہ رویوں نے جنم لیا، ملکہ وکٹوریہ نے اپنے وضع کردہ اخلاقی اقدار میں جذباتیت کو ابھار کر مایوسی اور دکھ کے برعکس امید کی کرن کو پیدا کیا۔ وکٹوریائی اخلاقی اقدار میں حقوق انسانی اور بنیادی آزادی کے تحفظ کا مکمل خیال رکھا۔ ملکہ وکٹوریہ نے قیدیوں کے ساتھ عام انسانی احترام میں کمی نہیں کی۔ وکٹوریائی اخلاقی اقدار میں قیدیوں کے لئے انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ ملکہ وکٹوریہ نے قانون بنایا کہ قیدیوں کو زندہ رہنے کے لئے مناسب غذا، صاف پانی سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔ ان کے علاج و معالجہ، حفظان صحت کے لیے ورزش و تفریح وغیرہ ضروریات زندگی کی تکمیل کی انھیں مکمل اجازت ہو گی۔

وکٹوریائی تصور اخلاق میں داخل مذہبی امور پر کبھی تعرض نہیں کیا جائے گا، قیدی جس مذہب کو مانتا ہے اس کے مذہب کے پیشواؤں اور کتابوں کی توہین نہ کی جائے ،دوسرے قیدیوں سے ملاقات اور انسانی بنیادی حقوق میں آزادی شامل ہو۔ ملکہ وکٹوریہ کے اخلاقی پہلو میں یہ نمایاں ہے کہ اتوار کا دن مختلف مذہب کی مذہبی

امور کے لئے خصوصیا قیدیوں کے لئے مختص کیا گیا۔وکٹوریائی اخلاقی اقدار میں جانوروں پر ظلم کی روک تھام اور فلاح و بہبود کے لئے قانون سازی متعارف کروائی گئی۔کچھ لوگ شرط لگا کرریچھ اور کتے کی لڑائی کرواتے ہیں اور تماشا لگا کر لطف حاصل کرتے ہیں۔مرغوں کی لڑائی، کتوں کی لڑائی، جس سے جانوروں کا نقصان ہوتا تھا خون ریزی اور ظلم کے رویے تھے اس کے خلاف ملکہ وکٹوریہ نے ایکٹ 1822 تشکیل دیا، جس میں جانوروں کے حقوق متعارف کروائے گئے۔جانوروں کے مسائل پر نقطہِ نظر کی وضاحت کرنے کے لیے مختلف قسم کی شرائط وضع ہوئے، جس میں جانوروں کا تحفظ جانوروں کی وکالت اور آزادی شامل ہے۔

وکٹوریائی اخلاقی اقدار میں میٹروپولیٹن کا آغاز بھی شامل ہے۔میٹروپولیس کا کام جانوروں کا تحفظ کرنا ہے۔میٹروپولیٹن پولیس کو اختیار دیا گیا کہ پاگل کتوں کے خاتمے کو یقینی بنائے، کتوں کے پیچھے چھکڑے لگا کر جو کام لئے جاتے اس کو ممنوع قرار دیا گیا۔وکٹوریائی اخلاقی اقدار میں جانوروں کے درد اور حقوق کے بارے میں جیمز ٹرنر لکھتا ہے کہ

"Introduced the first legislation to prevent cruelty to animals, the cruel treatment of cattle Act 1822:it pertained only to cattle and it passed easily. (6)

ہم جنس پرستی سے مراد ایک ہی جنس کے حامل افراد کے مابین پائے جانے والی رومانوی کشش، جنسی رویہ ہے۔ہم جنس پرستی جس طرح انسان کی روحانی زندگی کے لئے قاتل ہے۔ایسے ہی انسان کی جسمانی زندگی کے لئے بھی انتہائی نقصان دہ ہے۔ایڈز ایسی بیماری ہے جو اس بد چلنی کی وجہ سے پھلتی ہے۔یہ جسم کے دفاعی نظام کو کمزور کرتی ہے اور یہ چھوت کی وجہ سے ایک دوسرے کو لگتی ہے۔

وکٹوریائی تصور اخلاق میں ہم جنسیت کا خاتمہ کیا گیا، ہم جنس پرستی سے ہونے والی بیماریوں کو منظر عام پر لایا گیااور اس کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔ہم جنس پرستی میں مرتکب ہونے والے مردوں کو دو دو سال کی سزائیں سنائی گئیں۔شان بریڈی ہم جنس پرستی کے بارے میں کہتے ہیں کہ :

"The enormous especially in Victorian era produced A sharp Rise in prosecution for illegal sodomy at midcentury. (7)

وکٹوریائی اخلاقی اقدار میں جنسی جبر، جنسی تشدد کے خلاف جنگ اور اخلاقی خوبیاں نمایاں ہیں۔ وکٹوریائی اخلاقی اقدار میں لکھاری خواتین کو اپنے نام سے تحریریں لکھنے کی آزادی دی گئی۔وکٹوریائی دور میں جسم

فروشی کو سب سے بڑی برائی قرار دیا گیا۔ یہ ایک ایسی برائی ہے جس سے دیگر جرائم جنم لیتے ہیں۔ جوڈتھ واکووٹیز کے مطابق:

> "The reformers started mobilizing in the late 1840s, major news, organization, clergyman and single women become increasingly concerned about prostitution which came to be known as the great evil. (8)

وکٹوریائی تصور اخلاق میں نمایاں اخلاقی اقدار انصاف، آزادی تھے اور عوامی برائیوں کا خاتمہ تھا.

وکٹوریائی دور میں ایسی اخلاقی اقدار کو پروان چڑھایا، جس میں تعلیم، دولت اور شہروں کی اصلاحات کر کے سماج کی جائز شکل ظاہر کی گئی۔

حوالہ جات

1. Black cat readers. (n-d) social as pacts of the Victorian age readers: cat black from retried http://www.blackcatreaders.com/media/social/aspects of the Victorian age PDF page 2
2. Victorian morality Wikipedia http://en.wikipedia.org/wiki/victorian
3. Peter shapely, charity, status and leadership-charitable image and the Manchester man, Journal of social history 32 # 1 (1998)
4. Georgina batt Shafterbury: A biography of the seventh east 1801-1885 (1998) p 91
5. Victorian morality Wikipedia http://en.wikipedia.org/wiki/victorian
6. Jamesc. Turner. reckoning with the beast: animal, pain and humanity in the Victorian mind (2000) p 39
7. Sean Brady, masculinity and male homosexuality in Britain 1861-1913.
8. Judith. Wolkowitz, prostitution and Victorian society, woman class, and state (1982)